امام اعظمؒ کا خیال کہ ایمان ایک بسیط شے ہے اسی سیاسی یا احکامی نقطۂ نظر سے ہے۔ انکے سامنے اصل سوال یہ تھا کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا محض قول کا؟ یہ نہ تھا کہ ایمان علم و عمل دونوں کا نام ہے یا محض علم کا؟ کیونکہ اس کا جواب محض ایک ہی ہے اور اس سے کسی کو اختلاف کا یارا نہیں ہو سکتا۔

تواصی بالحق و تواصی بالصبر سے وجوب خلافت پر نہایت مدلل بحث کی گئی ہے۔

اپنی عادت کے مطابق یہ دونوں تفسیریں بھی مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے عربی ہی میں لکھی تھیں لیکن ان کے شاگرد خاص مولوی امین احسن صاحب اصلاحی نے ان قیمتی جواہر پاروں کو اردو میں منتقل کر کے تمام ارباب ذوق کیلیے عام کر دیا ہے۔ نفس ترجمہ کے متعلق مترجم کا نام بتا دینے کے بعد شاید کسی اظہار رائے کی حاجت نہ ہو گی۔

جنت کی کنجی | مرتبۂ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند۔ ضخامت ۲۲۴ صفحات قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دینی بک ڈپو۔ بیت السعید۔ کوچہ ناہر خان۔ دہلی۔

اخبار الجمعیۃ میں مصنف موصوف نے ایک سلسلہ مضامین نکالا تھا جس میں ترغیب اعمال کیلیے ان تمام احادیث کو اردو میں جمع کر دیا تھا جن میں امت مرحومہ کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ پھر یہ پورا سلسلہ یکجا کتابی صورت میں شائع کیا گیا جو اپنی مقبولیت کے باعث چند دنوں میں ختم ہو گیا۔ اب کتاب مذکور کا دوسرا ایڈیشن نظر ثانی اور بعض مضامین کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس کتاب میں ۸۷ عنوانات کے تحت ۱۶۲ احادیث، اور آخر میں "عرش الٰہی کا سایہ کن لوگوں پر ہو گا" کے عنوان سے ۳۷ حدیثیں الگ جمع کی گئی ہیں۔ جمع احادیث میں جیسا کہ مولانا موصوف کو خود اعتراف ہے عالمانہ اور محققانہ حیثیت کو چھوڑ کر واعظانہ حیثیت اختیار کی گئی ہے یعنی ترغیب خیر کے خیال سے صحیح اور مستند احادیث